گلگت بلتستان کی بشریات: تعارف

MOHAMMAD SALEH

گلگت بلتستان کا معاشرہ زبان، مذہب کے حوالے سے متنوع ہے۔
اور نسل پانچ بڑی علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں، کئی میں شینا
مقامی اقسام، کھوار، بلتی، بروشاسکی اور وخی۔ اس کے علاوہ بھی دیگر زبانیں۔ پشتو،
ہندکو، گجری، پنجابی اور دیگر زبانوں کے بولنے والے پ‌اکستان کے دوسرے علاقوں سے
ہجرت کرکے اس علاقے میں آئے۔ قومی زبان پا کستان کی، اردو زبان کے کے ساتھ ساتھ
انگریزی زبان بھی بطور دفتری اور تعلیمی زبان کے طور پر استعمال ہے سوائے پنجابی کے
ایک چھوٹے سے گروہ جو عیسا ی کےگگت کے تمام لوگ مسلم ہیں۔ تاہم، وہ ایک مختلف
مذہب سے تعلق رکھتے ہیں فرقے: شیعہ، سنی، اسماعیلی، اور نوربخشیوں کی ایک
چھوٹی جماعت بلتستان میں آج کل مذہبی برادریاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔اس
طرح ہنزہ اور نگر کے لوگ الگ الگ شناخت کرتے ہیں۔
وہ ایک ہی وادی میں رہتے ہیں - جو زیادہ تر دریا کے مخالف سمتوں پر رہتے ہیں - اور
وایک ہی زبان ب بروشاسکی۔بولی جاتی ہے جو الفاظ کی ادائیگی میں قدر مختلف ہے لیکن
ان کا تعلق قدیم زمانے میں ایک ہی سلطنت کے زیررہ چکےہیں
سلطنتیں اور آج مختلف مذہبی گروہوں میں منقسم ہے - ناگرکوچ شیعہ مسلک اکژیتی
جبکہ ہنزہ کوچ اسماعلیہ مسلک رکھتے ہیں

روایتی سیاسی تنظیم

تاریخی طور پر گلگت بلتستان میں دو مختلف سیاسی نظام رائج تھےسب سے پہلے جنوب میں ایک غیر
مرکزی، "مساوات پسند" سیاسی تنظیم تھی۔ جو آج دیامر ضلع کہتے ہے۔ ان خطوط میں جن
کو یاغیستانی کہلاتے تھے۔فرقہ وارانہ معاملات جرگہ، جو مردوں کی اسمبلی کے ذریعے منظم کیا جاتا تھا۔
پورے گلگت بلتستان میں لوگ قوم اور قبیلون میں تقسیم ہوتے ہیں جو اکثر مقامی طور پر درجہ بندی کرتے
ہیں۔جرگوں کی رکنیت زیادہ تر زمینداروں تک محدود تھی۔قوم جیسے شن اور یشکون ہیں کاریگر گروپ
جیسے ڈوم یا گجر کو خارج کر دیا گیا۔گلگت بلتستان کے مقامی حکمرانوں کا بڑا حصہ، راجاؤں یا میروں نے
وادیوں پر حکومت کی۔برطانوی مداخلت سے پہلے ایک راجہ زیادہ تر۔
inter pares جنہیں مقامی آبادی کے کم از کم ایک حصے کی حمایت کی ضرورت تھی۔
اپنی پوزیشن کو محفوظ بنانے کے لیے۔جبکہ بادشاہت اصولی طور پر موروثی تھی،حکمرانی کے دعویداروں کے درمیان
کافی سخت مقابلہ تھا اوردعویدار اپنے ہی بھائیوں کو مارنے سے نہیں ہچکچاتا تھا۔نوآبادیاتی دور میں
تاہم، مقامی حکمرانوں کو پہلے انگریزوں کے ساتھ اچھے تعلقات کی ضرورت تھی،
جو ان کی طاقت کی ضمانت دیتا تھا۔نزہ اور نگر کے حکمران نمایاں تھے اور
ان کی بڑی حد تک خود مختار حکمرانی اچھی طرح سے نوآبادیاتی دور میںتھا

باہمی تعلق

خاص طور پر نشیبی لوگ اونچے پہاڑی علاقوں کو اکثر ناقابل تسخیر سمجھتے ہیں۔
نا قابل تسخیر علاقوں میں برطانیہ کو پسپائی اور تنہائی ملی ۔جبکہ باہمی رابطے کے لے جدید
سڑک کی تعمیرکیا گیا ۔اس مقبول تخیل سے واضح طور پر گلگت بلتستان کی تاریخ تبدیل کی۔بدھ مت کے
مسافروں کے تاریخی سفرنامے۔ اور خاص طور پر گلگت بلتستان کے کئی حصوں میں چٹانوں پر نقش و نگار سب سے
زیادہ مشہور ہیں۔چلاس اور کوہستان کے درمیان وادی سندھ میں مسلسل انسان کی گزر گاہ کی گواہی دیتے ہیں۔
دشوار گزار خطوں کے باوجود، تاریخ گلگت بلتستان تحریک اور ہجرت کی تاریخ ہےبہت سارے افسانوی کہانیاںیہاں
تک کہ ان گروہوں کی تاریخیں جنہیں 'اصل' باشندے سمجھا جاتا ہے۔کا ہمیشہ نقل مکانی کی داستانوں کا حوالہ ملتا
ہےجبکہ وہاں ایکاصل' آباد کاروں اور 'بعد میں آنے والوں' کے درمیان نمایاں فرق قدرتی وسائل کے استعمال کے حقوق
کے بارے میں بھی، آخری مثال میں تماملوگ 'اصل میں' کہیں اور سے آئے تھےس طرح گلگت بلتستانشاہراہ قراقرم
ہے KKH ،تعمیر سے پہلے الگ تھلگ نہیں تھا۔نظریاتی طور پر
ہر موسم اور ہروقت شاہراہ قراقرم کی سڑک۔ عملی طور پر، تاہم، بہت قابل اعتماد.سڑک نہیں ہے
جسے بار بار بحال کرنا ہوتا ہے ۔لیکن یہ واحد شاہراہ ہے جو پاکستان چین جیسے ممالک سے لنک کرتا ہے۔

سیاسی تاریخ

1848 میں امرتسر نے انگریزوں سے 7.500.000 روپے میں کشمیر خریدا۔ جبکہ گلگت بلتستان پر مہاراجہ کی حکمرانی بڑی حد تک غیر چیلنج تھی۔گلگت کے کنٹرول کا سخت مقابلہ ہوا۔اسے جموں کے ساتھ ریاست جموں و کشمیر اور گلاب سے جوڑ دیا۔ 1846 میں یہ علاقہ تھا۔ گوہر امان کی قیادت میں مقامی راجاؤں کے اتحاد کے ذریعے کشمیر سے چھین لیا گیا۔ یاسین کی اور اس کے بعد کے سالوں میں گلگت میں ایک مسلسل کشمکش دیکھنے میں آئیجس میں زیادہ تر مقامی امیدوار ہی غالب رہےوسط ایشیا میں روس کی پیش قدمی سے انگریزوں کو شدید تشویش ہوئی۔غیر دریافت کے ذریعے برصغیر میں ممکنہ روسی مداخلت قراقرم اور پامیر کے پہاڑوں کی زنجیریں، گلگت میںریاست نگر نلت کے مقام پر ب
مہاراجہ برطانوی اور ریاست نگر کے افواج جنگ 1892 میں ہوا جو 127 قیدی بنے اور 100 شہید ہوے ۔جبکہ ریاست ہنزہ بھی مداخلت کے مخالف تھے جو ہنزہ مایون قلعے کو سنبھال رکھا تھا۔ مگر برطانیہ نے ہارا ہوا کھیل جیت میں بدل دیا اور قابض ہوے۔جو گریٹ گیم کا حصہ تھا۔1877 میں انگریزوں نے گلگت میں پولیٹیکل ایجنٹ قائم کیا۔مستقل نمائندے کے طور پر میجر جان بڈولف، پہلا برطانوی ایجنٹ، اس علاقے میں 1881 تک رہا، جولائی 1947 کے اواخر میں، آزادی سے دو ہفتے قبل، انگریزوں نےایجنسی کو جموں و کشمیر کے مہاراجہ کو واپس کیا جس نے بریگیڈیئرگھنسارا سنگھ کو بھیجا تھا۔یہ ہنگامہ خیزی کا زمانہ تھا۔جیسا کہ برطانوی حکومت نے کچھ عرصہ پہلے ہی تقسیم پر رضامندی ظاہر کی تھی۔برصغیر کا 'ہندو' ہندوستان اور 'مسلم' پاکستان چند ہندو اور سکھ تاجروں نے گلگت کی آبادی کا حصہ تھے جبکہ . گلگت میں بھی لوگ عموماً پاکستان کے حق میں تھے۔ دیایجنسی میں فیصلہ کن قوت گلگت اسکاؤٹس تھا، قائم کردہ نیم فوجی دستہ انگریزوں کی طرف سے. برطانوی انتظامیہ کے انخلاء کے بعد بھی وہ دو برطانوی افسروں میجر براؤن کی کمان میں رہے۔ اور کیپٹن میتھیسن، جو اب مہاراجہ کی خدمت میں تھے

ستمبر 1947 میں
وزیرِ ولایت علی کے ساتھ کچھ گفت و شنید کے بعد مقامی جونیئر کمیشن افیسر راجہ کیپٹن بابر خان تعلق علاقے کے حکمران خاندانوں سے تھا۔ ہندو کو مار بھاگایا ۔ کرنل احسان ۔کرنل مرزا حسن خان اور دیگر شاہ خان ۔کا کردار رہا اور پاکستان کے ساتھ الحاق کا حلف لیا۔دباؤ کے تحت بڑھتی ہوئی بغاوت پر مہاراجہ نے ہندوستان سے فوجی مدد کی درخواست کی مگر پسپای ملی۔ گلگت سکاؤٹس نے یکم نومبر کو گورنر کو گرفتار کر کے "اسلامی جمہوریہ گلگت" قرار دیا۔جنگ آزادی میں سب سے پہلے گلگت سکاؤٹس نے حصہ لیا۔پڑوسی بونجی کی چھاؤنی، جہاں کشمیری ہندو فوجی تعینات تھااور پھر بلتستان کو آزاد کرانے کے لیے کامیابی سے پیش قدمی کی۔ سکاؤٹس نے ۔دراس اور کارگل، یعنی ایسی جگہیں جنہیںحاصل کی جو آج ہندوستانی لداخ کا حصہ ہیں۔ ایک سال سے زائد جنگ اور مذاکرات کے بعد اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بھارت اور پاکستان نے جنگ بندی پر اتفاق کیا۔ جس کا آغاز یکم جنوری 1949 کو ہوا۔ تب سے، سابقہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستانی انتظامیہ کے تحت ایک حصے میں تقسیم ہے۔
اور پاکستان کے زیر کنٹرول دو سیاسی طور پر مختلف حصے، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان ہیں۔

فرقہ واریت

سیاسی اصلاحات کے علاوہ بغاوت کا ایک اور اہم نتیجہ

1970: پرتشدد فرقہ واری ہے آبادی گلگت بلتستان مذہبی لحاظ سے متنوع ہےتمام لوگ مسلمان ہیں لیکنان کا تعلق مختلف فرقوں سے ہے - شیعہ، سنی، اسماعیلی، اور بلتستان میں،نوربخشیوں کی ایک چھوٹی سی اقلیت بھی ہے دیامر ایک جنوبی ضلع ہے۔خصوصی طور پر سنی، جبکہ دیگر تمام اضلاع مخلوط ہیں۔شیعوں کا غلبہ بہت زیادہ ۔بلتستان میںہے ، جبکہ ہنزہ میں اسماعیلیوں کا غلبہ ہے

گلگت، اکثر لوگ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ "ماضی میں" شیعوں اور سنیوں کے درمیان تعلقات اور ملنسار اور پرامن تھے جو اب آہستہ آہستہ پر امن اور خوشگوار ہے۔اصل میں، مخلوط خاندانوں اور باہمی شادیاں بہت عام تھیں۔ تاہم 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں کچھ واقعات دیکھنے میں آئے سنیوں اور شیعوں کے درمیان تشدد واقعات ہوے ۔لیکن اب الحمد اللہ گلگت بلتستان ایک پر امن خطہ اور ماضی سے سیکھنے کے بعد محبت بھای چارگی اور ایک دوسرے کی مدد بحالی گلگت بلتستان کا اولین فریضہ ہے

ترقی اور کمیونٹی کی سرگرمی

شیعہ اور سنی کے علاوہ، اسماعیلی تیسری اہم مسلم کمیونٹی ہیں۔
گلگت بلتستان میںگلگت میں وہ اب تک غیر جانبدار رہنے میں کامیاب رہے ہیں۔
اور وہ شیعہ سنی فرقہ وارانہ مسئلہ میں براہ راست ملوث نہیں ہیں۔ان کے مخصوص مذہبی
طریقوں اور رجحانات کے علاوہ، اسماعیلی خواندگی اور تعلیم کی غیر معمولی سطح سے نمایاں ہیں۔
جبکہ اجکل دیگر فرقے بھی ماشائللہ ترقی اور تعلیم کی راہ پر گامزن ہیں۔ جس خیال کی بہتری کے لیے
مقامی آبادیوں کو منظم کرنا ہوگا۔ زندگی ("ترقی") اور یہ کہ افراد کو اپنے آپ کو فرقہ واریت سے پاک
کرنا اولین مقاصد بہت پھیل چکے ہیںسارے گلگت بلتستان اب ترقی اور تعمیر کے مرحلوں میں ہے۔
مثال کے طور پر، "کمیونٹی اسکول" جو کہ حکومت پاکستان تعاون کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔
اور بہت سی جگھوں پر فیسوں کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔مفت میں کتابیں اور دیگر
مراعات سے نوازا جارہا ہے۔انگلش میڈیم اسکولوں میں انگریزی بطور بنیادی زبان شمار کی جاتی ہے۔

صنف

گلگت بلتستان میں معاشرہ مضبوطی سے صنفی ہے، اگرچہ صنفی تعلقات
فرقہ اور علاقے کے لحاظ سے بہت مختلف ہوتے ہیںشیعہ اور سنی پردہ کے درمیان یعنی صنفی
علیحدگی، ایک سخت معمول ہے، تاہم، خاص طور پر دیہاتوں میںجہاں خواتین کو گھر سے باہر کھیتوں
میں کام کرنے کی ضرورت سختی سے نافذ ہوتی ہے۔اصولی طور پر پردہ ("پردے" کے لیے فارسی لفظ)
مطلب یہ ہے کہ عورت کو باہر کے مردوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔ا س کے خاندان کے قریبی
حلقےکے سوا۔کسی بھی صورت میں، شادی سے پہلے تعلقات ناپاک ہیں۔اس لیے مرد "اپنی عورتوں" کو،
خاص طور پر بیٹیوں اور بہنوں کو، بہت سختی کے تحت اپنی نگرانی اور کنٹرول میں رکھنالازمی حصہ
ہے۔عام زندگی میں یہ کنٹرول زیادہ ترخاندانوں کی مائیں بلکہ بڑے بھائی بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں
گلگت بلتستان میں گزشتہ دہایوںمیں خواتین کی تعلیم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔
د اور خاص طور پر خواتین کے لیے روزگار کے مواقع میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔لڑ کیوں کے سکولوں میں
بطور ٹیچر۔ہیلتھ ورکرز ۔لیڈی پولیس کانسٹیبلز۔اس طرح، صنفی علیحدگی ہے
برقرار رکھا گیا حالانکہ خواتین نئے معاشی دائروں میں داخل ہوتی ہیں۔انکی دوکانیں الگ بنی ہیں۔ انہیں
کھیل کود میں بھی حصہ لینے کے لے مواقع دی جارہی ہیں۔ جس میں بہت سارے تنظیمات سر گرم
عمل ہیں

گلگت بلتستان پر بشریاتی تحقیق

"گلگت بلتستان کی بشریات" کا آغاز انگریزوں کی دریافتوں سے ہوا۔
ویں صدی کے وسط میں نامعلوم اونچے پہاڑی علاقے۔ انگریزوں کے لیے کسی مخصوص علاقے کا علم ہونا ایک ضروری شرط تھی
اور ان علاقوں پر غلبہ حاصل کرنے کے تحقیق شروع کی۔اس طرح، متلاشی اکثر منتظمین سے پہلے، بلکہ منتظمین مقامی
لوگوں کے بارے میں ہر قسم کی معلومات اکٹھا کرتے رہے۔
لوگ، معاشرہ اور ماحول ادب کے ، نسلی معلومات اکثر تاریخ اور جغرافیہ کے ساتھ ملایا جاتا ہےاس محنت کو جاری رکھتے ہوے
جان بڈلف نے چار سالہ تحقیق سے ہندوکش کے قبایل کے نام سے کتاب ترتیب دیا۔ جبکہ قبل از تاریخ بھی یہاں کے علاقوں اور
اردگرد ماحول پر روم کا تاریخ دان ھیوروڈاٹس نے تحقیقی مقالہ جات جمع کر رکھا ہے۔کئی دہائیوں بعد، ایک تیسرا پولیٹیکل
ایک برابر تھا۔ زیادہ قابل مصنف. تھے وہ 1920 سے 1924 تک پولیٹیکل ایجنٹ رہے اور رہے ہیں۔ ،D.L.R. Lorimer، ایجنٹ
مقامی زبانوں میں خاص طور پر دلچسپی رکھتے تھے، یہاں تک کہ اس کے بعد وہ اس علاقے میں واپس آئےلسانیات کی تعلیم
حاصل کرنے کے لیے اس کی ریٹائرمنٹ تک تحقیق کرتے رہے ۔1950 کی دہائی میں، اس علاقے میں جرمن تحقیقی دلچسپی کا
آغاز ہو جرمن ہندوکش مہم کے ساتھ جس کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔
ایڈولف فریڈرک، مینز یونیورسٹی میں بشریات کے پروفیسر۔ فریڈرک کو خاص طور پر یورپی اور ایشیائی پہاڑی لوگوں میں
دلچسپی تھی

اس مہم کے بعد گلگت بلتستان میں بھی تحقیقی دلچسپی پیدا ہوئی۔
اضافہ ہوا یہاں، میں بشریات کی تحقیق پر توجہ مرکوز کروں گا، بلکہ ماہر لسانیات بھی
جیسے پروفیسر بڈرس نے اپنی تحقیق جاری رکھی۔ اہم ماہر بشریات تھے۔
کارل جیٹمار۔ اسے مذہب میں خاص دلچسپی تھی کیونکہ وہ سوچتا تھا۔
کہ مذہبی عقائد اور عمل ثقافت کے خلاف خاص طور پر مزاحم ہیں۔تبدیلی اس نقطہ نظر کے مطابق
مذہب پر تحقیق نے ایک دریچہ کھول دیا۔
ابتدائی" ثقافتوں پر۔ اس لیے وہ خاص طور پر دستاویز کرنے کا خواہشمند تھا۔"
گلگت بلتستان میں مذہب کے قبل از اسلام پہلوؤں کی تشکیل نو۔ جیٹمار
میں ہائیڈلبرگ یونیورسٹی میں چلا گیا اور اس طرح ہائیڈلبرگ میں ایک الگ ادارہ بھی بن گیا۔ 1964
جرمنی میں گلگت بلتستان پر تحقیق کا مرکز۔ جیٹمار نے بھی پہل کی۔
گلگت بلتستان میں پیٹروگلیفس پر قدیم آثار قدیمہ کی تحقیق، خاص طور پر وادی سندھ کی تحقیق
شامل ہے۔

Irmtraud Stellrechtنے جرمن تحقیق کے اگلے مرحلے کا آغاز بھی کیا۔
گلگت بلتستان: پاکستانی جرمن تعاون کا ایک بین الضابطہ منصوبہ
کلچر ایریا قراقرم" کے عنوان سے جس کی مالی اعانت"
جرمن ریسرچ کونسل) اور کام کیا۔) Deutsche Forschungsgemeinschaft
اور 1995 کے درمیان۔ اس منصوبے میں جسمانی اور انسانی جغرافیہ بھی شامل تھا۔ 1989
اور لسانیات، دوسروں کے درمیان۔ سماجی بشریات میں تحقیق پر توجہ دی گئی۔
طبی بشریات، سماجی تبدیلی، ماحول کا تصور جیسے موضوعات پر
اور جنس. اس تحقیقی نیٹ ورک کا حصہ بن کر میں خود آیا ہوں۔
پہلی بار 1991 میں گلگت شہر میں نسل پرستی پر فیلڈ ورک کرنے کے لیے پاکستان آئے
۔ دوسرے علاقے جہاں بشریاتی فیلڈ ورک کیا گیا تھا۔(Sökefeld 1997)
ثقافتی علاقہ قراقرم کے فریم ورک میں یاسین، شگر،
استور، کوہستان اور بگروٹ

لیکن تستان۔ خاص طور پر ایما ورلے اور نوشین علی کے کام تو ہونا ہی ہیں۔
علاقے میں عصری تحقیق کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔ کینیڈین ماہر بشریات
ایما ورلی طبی بشریات پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور دیگر کے علاوہ کام کرتی ہے۔
چیزیں، اسلام کے چوراہوں پر، فرقہ وارانہ تنازعہ، زچگی کی صحت اور
گلگت شہر میں خاندانی منصوبہ بندی (وارلی 2010، 2012)۔ نوشین علی بہت کام کرتی ہیں۔
بڑے پیمانے پر سیاسی مسائل پر جن میں فرقہ واریت، عسکریت پسندی اور شامل ہیں۔
علاقے کی سیاسی حیثیت بلکہ تحفظ کی سیاست اور لنک بھی
سیاست اور شاعری کے درمیان (علی 2008، 2010a، 2010b، 2012، 2013)

محمد صالح ایک معلم ہے سماجی اور ثقافتی بشریات کے طالب علم ہیں ۔
سماجی اور ثقافتی بشریات کے شعبہ میں یونیورسٹی میونخ۔ ہایڈل برگ
کے پرفیسرز کے ساتھ 1997 اور 1998 کے درمیان انہوں نےپروفیسر اسکای
اور مایکل اسپایس کے ساتھ فیلڈ ورک کیا۔
گلگت خاص کر ریاست نگر کا بنیادی تاریخی مواد جمع کرنا اور مختلف
کھنڈارات وغیرہ کے مطلعق معلومات جمع رکھنا

دلچسپی رکھتے ہیں۔ ۔یہاں کے قدیم فن موسیقی20
روایات اور زبانوں کے متعلق مواد اکھٹا کرنا اور ایک
تحقیقی منصوبہ نگر کلچرل کمپلیکس کے لے بدھ مت
مذہب کے آثار قدیمہ اور قبل از تاریخ آباد کاریوں کے
مطلق مواد جمع کرنے میں عرصہ 20 سالوں سے سرگرم
عمل ہے ۔
اُ

HOBBIES AND INTERESTS

History, culture, Music s. ,Exploration, trekking ,Dealing International Expedtioners in GB,Winter and adventure Sports Promotion .

CONTACT INFORMATION

hoperrush@gmail.com

nagartourismpromotioncom

+923159181234

office @ Rakaposhi view motel District Nagar